Rimsha Batch 51

مضمون:

اسلامیات

سوال:
اسلام کیا ہے؟ اسلام کے نمایاں پہلو تحریر کریں۔

1. تعارف اسلام:

ان الدین عند اللہ الاسلام ٥
(آل عمران: ١٩)
"بے شک دین اللہ کے نزدیک اسلام ہے۔"

اسلام
ایک ایسا دین ہے جس نے انسان کو انفرادی اور اجتماعی زندگی کے لیے ایک متوازن اور مکمل تصورِ حیات دیا ہے جو انسان کی فطرت کے عین مطابق ہے اور زمانے کے تقاضوں کا خوبی جواب دے سکتا ہے۔ اسلام اللہ تعالیٰ اور اس کے آخری نبی حضرت محمدؐ کی ہدایت کی روشنی میں زندگی کے تمام شعبوں کی تعمیر کرتا ہے اسلام کی اصل دعوت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی زمین پر اللہ کا قانون جاری وساری ہو اور دل کی دنیا سے لے کر تہذیب و تمدن کے ہر گوشے تک خالق حقیقی کی مرضی پوری ہو۔

2- اسلام کا نقطہ نظریہ

اسلام کا نقطہ نظریہ ہے کہ ساری دنیا اور اس کی رونقیں جو انسان کے آس پاس پھیلی ہوئی ہیں کوئی اتفاقی ہنگامہ نہیں، بلکہ منظم، باضابطہ سلطنت ہے۔ اللہ نے اس کو بنایا، وہی اس کا مالک اور وہی اس کا حاکم ہے یہ ایک مکمل نظام ہے جس میں تمام اختیارات مرکزی اقتدار کے ہاتھ میں ہیں۔ اس مقتدرِ اعلیٰ کے سوا یہاں کسی اور کا حکم نہیں چلتا۔ تمام قوتیں جو دنیا کے نظام میں کام کر رہی ہیں، اسی کے ماتحت ہیں اور کسی کی جرأت نہیں کہ اس کے حکم سے منہ موڑ سکے۔ اس ہمہ گیر نظام میں کسی کی خود مختاری اور غیر ذمہ داری کے لیے کوئی جگہ نہیں اور نہ ہو سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

> "اور جو کوئی اسلام کے سوا کسی اور دین کو چاہے گا تو وہ ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا اور وہ آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو گا"۔
>
> (آل عمران: 85)

3- اسلام کے لغوی اور اصطلاحی معنی:

اسلام عربی زبان کا لفظ ہے جس کے لیے لغوی معنی "اطاعت کرنے والا، ماننے والا اور مکمل سپردگی" کے ہیں۔

اس کے دوسرے معنی "امن اور اسلامتی" کے ہیں۔
اصطلاحی اعتبار سے اسلام کا معنی ہے "اطاعت کرتے ہوئے اسلام میں داخل ہو جانا" اسلام قبول کرنے کرنے کے نتیجے میں انسان اللہ اور اس کے رسول کی امان میں آجاتا ہے۔ شریعت کے مطابق "اپنی رضامندی سے امن میں داخل ہو جانا"۔
اسلام کے مقابلے میں جب اسلام کا لفظ استعمال ہوتا ہے تو اس سے مراد ظاہری اعمال (مثلاً زبان سے شہادت کا اقرار، نماز، روزہ، زکوۃ، حج اور دیگر مالی و بدنی عبادات) ہوتے ہے یعنی رسول جتنی بھی تعلیمات لے کر آئے ہیں ان کے اظہار کرنے کو اسلام کہا جاتا ہے۔

۴۔ اسلام اور احادیث رسولؐ:

حضرت انسؓ کی روایت مسند احمد میں موجود ہے کہ نبی کریمؐ نے فرمایا:

> "اسلام اعلان ہے اور ایمان دل میں ہوتا ہے پس مومن وہ ہوتا ہے جو احکام تسلیم کریں اور دل سے ان پر یقین کرے جبکہ احکام پر مشتمل طریقے زندگی اپنانے والا مسلم کہلاتا ہے اور اس طریق زندگی کو اسلام کہا جاتا ہے"
> (مسند احمد)

CamScanner

حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا "کون سے مسلمان افضل ہے" آپ نے فرمایا

> "جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں"۔
> (بخاری و مسلم)

5- اسلام کے نمایاں پہلو

اسلام کے نمایاں پہلو

- 5.1 معرفت توحید کا حامل دین
- 5.2 دین اور دنیا کی وحدت
- 5.3 انسانیت کو بلندی پر پہنچانے والا دین
- 5.4 مکمل ضابطہ زندگی
- 5.5 اصلاحی اور انقلابی تحریک
- 5.6 قومیت سے بالاتر
- 5.7 ثبات و تغیر
- 5.8 عملی دین
- 5.9 ایمان اور نفس کی اصلاح
- 2.10 مساوات کا حامل دین
- 5.11 دین اور دنیا کی وحدت
- 5.12 عقلیت تسلیم کر دینے والے دین
- 5.13 اسلام اور آسانی
- 5.14 عالمگیر دین

5.1

معرفتِ توحید کا حامل دین

آج دنیا پر واضح ہو گیا ہے کہ ہر مذہب کی اہم ترین خصوصیت اور سچائی کی دلیل صرف معرفتِ الٰہی اور مسئلہ توحید ہے۔ اب تو بت پرست بھی اپنے دیوتاؤں کو خدا کہنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ اور اہلِ تثلیث میں توحید ثابت کرنے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اسلام ہی وہ واحد دین ہے جس نے توحید کو مکمل طور پر بیان کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

> "وما ارسلنا من قبلك من رسول الا نوحی الیه انه لا اله الا انا فاعبدون ٥"
>
> "آپ سے پہلے ہم نے جو بھی رسول بھیجا اُسے یہی وحی کی کہ میرا سوا کوئی معبود نہیں لہٰذا تم سب میری عبادت کرو۔"
>
> (الانبیا: 25)

اسلام میں اللہ تعالیٰ کی معرفت سب سے ضروری ہے اس کے بعد اس کے احکام اور اطاعت کا نمبر آتا ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کی پاکی، اس کی تعریف، اس کے اچھے ناموں اور بلند صفات کو جس طرح بھرپور انداز میں بیان کیا گیا اس کی مثال نہیں ملتی۔

5.2 دین اور دنیا کی وحدت

اسلام کی اہم خصوصیات

یہ بھی ہے کہ اس نے دنیا کی مصنوعی علیحدگی کو ختم کر دیا ہے جو مختلف مذاہب میں پائی جاتی ہے۔ اکثر یہ خیال کیا جاتا ہے کہ خدا کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے انسان دنیا کے معاملات سے علیحدہ ہو جائے۔ اکثر مذاہب میں ترک دنیا دنیا کو چھوڑ دینے کی تعلیم ملتی ہے اسلام میں ترک دنیا کی نہایت سخت مخالفت ملتی ہے۔ آپ نے فرمایا:

لا رهبانية في الاسلام

اسلام میں ترک دنیا کا کوئی مقام نہیں

نہ صرف اسلام نے میں ترک دنیا کو منع کیا گیا ہے بلکہ ان اعمال جنہیں عام طور پر دنیاوی سمجھا جاتا ہے جیسا کہ روزی کمانا، بال بچوں کی پرورش کرنا سب کو اسلام نے اجر و ثواب کا ذریعہ بتایا ہے ایک حدیث میں کہا گیا ہے" جو شخص والدین کے لیے محنت کرتا ہے اور اللہ کی راہ میں کام کرتا ہے، بیوی بچوں کے لیے کام کرتا ہے جو اپنی ذات کو غربت سے بچانے کے لیے کام کرتا ہے وہ بھی اللہ کی راہ میں کام کرتا ہے"۔ اپنی دنیاوی بہتری کے لیے کام کرنا چاہیے۔ اپنی دنیاوی بہتری سے لاپرواہ رہنا اور یہ سمجھنا انسان اپنی آخرت بہتر کر رہا ہے، غلط ہے۔ اسلام نے اس نے برخلاف حکم دیا ہے کہ:

"جو مال اللہ نے تجھے دیا ہے اس سے آخرت کا گھر بنانے کی فکر کر اور دنیا سے بھی اپنا حصہ فراموش مت کر"

5.3 اسلام اور آسان دین:

اسلام کی ایک بہت بڑی خصوصیات یہ ہے کہ احکام میں بے حد سہولتیں اور آسانیاں ہیں کسی بھی حکم میں انسان کو مجبور نہیں کیا گیا اور نہ ہی اس پر بہت زیادہ مشقت ڈالی گئی ہے قرآن میں ارشاد ہے:

> "لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا ہ"
>
> "اللہ کسی شخص کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا۔"
>
> (البقرہ)

> "ما یرید اللہ لیجعل علیکم من حرج"
>
> "خدا نہیں چاہتا کہ تم پر سختی ڈالے"
>
> (المائدہ)

اسی قانون کے تحت یہ رعایت دی گئی ہے کہ جب کوئی بندہ فرض سے دشوار ہو جائے تو اسے بالکل معاف کر دیا جاتا ہے یا اس کے بدلے کوئی آسان کام کرنے کا حکم دیا جاتا ہے نماز کو ہی لیجے اس میں قیام فرض ہے مگر جب سے کھڑا نہ ہوا جائے اس کو بیٹھ کر پڑھنے کی اجازت ہے اسی طرح روزہ بھی بیمار اور بہت ضعیف شخص کے لیے ساقط ہو جاتا ہے۔

5.4 ایک مکمل ضابطہ زندگی

اسلام کے علاوہ اکثر نظام ہائے نامکمل ہے اور پوری زندگی کے لیے ہدایات فراہم نہیں کرتے حقیقت تو یہ ہے کہ انہیں نظام ہائے حیات کہنا ہی درست نہیں۔ نظریہ حیات اور نظام زندگی کے نام کا مستحق صرف اسلام ہے۔ زندگی کے ہر شعبہ میں رہنمائی کے لیے ہدایات اسلام میں موجود ہے حیات انسانی کا کوئی حصہ ہو خواہ انفرادی ہو یا اجتماعی قومی ہو یا بین الاقوامی، معاشی ہو یا سیاسی، معاشرتی ہو یا قانونی اسلام کی ہدایات سے محروم نہیں رہا۔ اکثر اوقات یہ غلط فہمی پھیلائی جاتی ہے کہ مذہب انسان کا شخصی اور انفرادی معاملہ ہے۔ لیکن اسلام ان معنوں میں مذہب نہیں۔ قرآن میں اس کے لیے دین کی اصطلاح استعمال ہوئی ہے جس کے معنی ہے "مکمل ضابطہ ہدایت" اور اس اعتبار سے اسلام کو صرف نماز، روزہ تک محدود کر دینا صحیح نہیں قرآن نے کہا ہے:

> یا ایہا الذین امنوا ادخلوا فی السلم کافۃ ولا تتبعوا خطوات الشیطان ۝
>
> اے ایمان لانے والو! تم پورے کے پورے اسلام میں آجاؤ اور شیطان کی پیروی نہ کرو۔
>
> (البقرۃ ۲۰۸)

5.5 اصلاحی اور انقلابی تحریک

اسلامی نظریہ حیات مختصر

ایک خیالی اور فلسفیانہ نظام نہیں ہے جو اسلام قبول کرنے والوں کے صرف ذہنوں میں رہے بلکہ ایک اصلاحی اور انقلابی تحریک بھی ہے جس کا مطالبہ یہ ہے کہ اسے دنیا میں قائم کیا جائے اور غلبہ و اقتدار خدا کے دین کو حاصل ہو۔ نبی کریم ﷺ نے دنیا کے سامنے صرف ایک پیغام پیش کر دینا ہی کافی نہیں سمجھا بلکہ اس نظام کو قائم کرنے کے لیے، جس کی آپ خود دعوت دے رہے تھے مسلمانوں کو ایک اجتماعی زندگی میں منظم کیا اور خود ان کی زندگیوں میں یہ دین قائم کیا۔ امت مسلمہ کا یہی فریضہ ہے جسے قرآن نے امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا نام دیا ہے:

> "آپ دنیا میں وہ بہترین گروہ تم ہو جسے انسانوں کی ہدایت و اصلاح کے لیے میدان میں لایا گیا ہے۔ تم نیکی کا حکم دیتے ہو اور بدی سے روکتے ہو"
>
> (آل عمران: 110)

5.6 قومیت سے بالاتر دین

دنیا میں عموماً تین چیزیں

تمام مذاہب اور جملہ ممالک پر حکمران رہی ہیں کہ ان کے دائرہ حکومت سے نکلنے کی کسی کو جرات نہیں ہوتی۔ نسل، زبان اور رنگ لیکن اسلام نے ان تینوں امتیازات کو مٹا اور کمزور اور طاقتور کو ہموار سطح پر

کھڑا کیا۔ نسلی امتیاز کے حوالے سے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

> "اولین بشر کو مٹی سے کیا اور پھر اس کی نسل کو ایک حقیر پانی سے چلایا"
> (السجدہ 8-7)

اس طرح خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر آپ نے ارشاد فرمایا:

> "کسی عربی کو کسی عجمی پر اور کسی عجمی کو کسی عربی پر، کسی کالے کو کسی گورے پر اور کسی گورے کو کسی کالے پر کوئی فضلیت نہیں سوائے تقویٰ کے"

5.7 مساوات کا حامل دین:

اسلام کی خوصیات ہے کہ یہ مساوات کا دین ہے مساوات کے معنی یہ نہیں کہ عالم اور جاہل وفادار اور غدار یکساں حثیت رکھتے ہے۔ ایسا کرنا تو حقوق انسانیت اور حقوق اخلاق کو تباہ کرنا ہے۔ مساوات کے معنی ہے کہ ہر شخص کو شرعًا و قانونًا وہ تمام حقوق حاصل ہو جو کسی دوسرے شخص کو اسی ملک یا اسی دین کے اندر حاصل شدہ ہیں۔ اسلام کے اندر داخل ہونے والے شخص خواہ وہ جس مرضی قبیلے سے ہو، ملک سے ہو، جملہ حقوق میں مساوی اور برابر سمجھا جاتا ہے۔

ثبوت مساوات میں حضرت عمر فاروق کے سفر شام کا قصہ مشہور ہے کہ اونٹ پر غلام اور خلیفہ وقفے وقفے پر سوار ہوتے تھے کیونکہ پچھلی نشست پر ان کا سامان سفر تھا۔ جس وقت آخری منزل پر اسلامی کیمپ میں داخلہ کا وقت تھا اور تمام فوج معہ سپہ سالار اپنے خلیفہ کے خیر مقدم کے لیے کھڑی تھی اور مختلف اقوام کے لوگ بھی خلیفہ کے پروٹوکول کے لیے کھڑے تھے ان میں سے ایک غیر مسلم تماشائی نے ایک مسلمان سے پوچھا "کیا آپ کا خلیفہ یہی ہے جو اونٹ پر سوار ہے" غازی نے نہایت متانت سے جواب دیا نہیں! وہ نہیں۔ ہمارا خلیفہ تو وہ ہے جو اس اونٹ کی مہار پکڑے پیدل آ رہا ہے سوار تو ان کا غلام ہے۔

بقول اقبال:

ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز
نہ کوئی بندہ رہا نہ کوئی بندہ نواز

5.8 عملی دین

اسلام ایک عملی دین ہے جو بیک وقت مادی اور روحانی دونوں طرح کی کامیابیوں کا ضامن ہے بعض لوگوں نے یہ دیکھ کر کہ اسلام نے توکل کی تعلیم دی یہ سمجھ لیا ہے کہ اسلام عمل سے منافی ہے اس غلطی میں اسلام کو دور دور سے دیکھنے والے اور جو اسلام کے اندر رہے وہ بھی شکار ہوئے ہیں۔

قرآن مجید میں ارشاد ہے:

"انسان کے لیے وہی ہے جس کی وہ کوشش کرتا ہے۔"
(النجم: 39-40)

جو ایمان کے ساتھ اچھے اعمال کرتا ہے اس کی کوشش ضائع نہ ہوگی۔ ہم اس کی کوشش لکھ رہے ہیں۔
(الانبیاء 94)

5.9 ایمان اور نفس کی اصلاح

اسلام کی ایک خصوصیت ایمان ہے؛ اللہ پر ایمان، اس کے رسول پر اور زندگی بعد موت پر۔ یعنی ایمان اس کی فکری اور فلسفیانہ بنیاد ہے۔ درحقیقت انسان اپنے شعور ہی کی بنا پر جمادات اور نباتات و حیوان سے مختلف اور ممتاز ہے، درختوں کے پھلنے پھولنے کا ایک خاص انداز ہے، دریاؤں کے بہنے کا ایک قانون طے ہے اور وہ اس میں کوئی تبدیلی نہیں کر سکتے۔ حیوانات اپنی فطرت کے مطابق زندگی گزارنے پر مجبور ہیں لیکن ان سب کے برخلاف انسان کو شعور اور ارادہ کی دولت دی گئی ہے۔

اسلام انسان کے اس شعور اور آزادی کو مانتا ہے اس لیے اس کا نقطہ آغاز ایمان ہے۔ ایمان سے مراد فکر و نظر اور دل و دماغ کی تبدیلی ہے تاکہ انسان کے سوچنے کا انداز بدل جائے اور پوری زندگی کو خدا کی مرضی کے مطابق گزارنے کے لیے تیار ہو جائے۔

5.10 اخلاق حسنہ کا جامع دین

اسلام کی خصوصیات میں اخلاق حسنہ کی تعلیم بھی دی گئی ہے اسلام نے بتایا ہے کہ اچھے اخلاق بھی چار چیزوں سے پیدا ہوتے ہیں: 1 صبر 2 عفت 3 شجاعت 4 عدل

صبر کے نتائج میں برداشت، غصہ پی جانا اور گھبراہٹ کا نہ ہونا ہے۔ صبر کا ذکر قرآن پاک میں تقریباً نوے مقامات پر ہے۔ امام احمد بن حنبلؒ فرماتے ہیں کہ نصف ایمان کا نام صبر ہے اور نصف ایمان شکر ہے۔ عفت سے حیا پیدا ہوتی ہے اور حیا کا اثر ہر خلق پر اچھا ہوتا ہے۔ عفت سے جھوٹ، بخل اور بدکاری کا ستیاناس ہوتا ہے۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

> "میں بزرگ ترین اخلاق اور نیک ترین اعمال کی تکمیل کے لیے نبی بنایا گیا ہوں"

iii: مکمل توازن:

اسلام کی سب سے نمایاں خوبی یہ
کہ زندگی کے مختلف پہلوؤں کے درمیان ایک خوبصورت
توازن پایا جاتا ہے۔ تاریخ کے طالب علم اس بات سے واقف
ہیں کہ دنیا میں مفکر، فلسفی اور معاشروں کی اصلاح کرنے والے
تو ہزاروں لاکھوں ہوں گے ہوئے ہیں لیکن ان کی تعلیمات
نے زندگی کسی ایک پہلو کے متعلق ہیں کسی نے روحانی پہلوؤں
پر زور دیا ہے تو مادی پہلوؤں کو نظر انداز کر دیا ہے۔ کسی
نے مادی پہلوؤں پر زور دیا تو اخلاقی پہلوں کو نظر انداز
کر دیا۔ کسی نے معاشیات کو زندگی کی بنیاد قرار دیا تو کسی
نے دنیا کو چھوڑ دینے کی تعلیم دی۔

اگر غور کیا جائے تو توازن
کا مسئلہ بڑا نازک ہے انسان کی فطرت کے اندر اتنے متواصل کام
کر رہے کہ وہ ایک دوسرے سے نہ صرف ٹکراتے ہیں بلکہ ایک
دوسرے کے خلاف اس طرح کام کر رہے ہوتے ہیں کہ ان کے
درمیان حقیقی توازن قائم نہیں کر سکتا۔ وحی کی ضرورت
خاص طور پر اس لیے ہے کہ وہ حدود معلوم ہو جائے جس
کی بنیاد پر زندگی کے تمام شعبوں اور اس کے مختلف
مطالبوں کے درمیان توازن اور ہم آہنگی پیدا ہو جائے
اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

> "کہ ہم نے رسولوں کو صاف صاف نشانیوں
> اور ہدایات کے ساتھ بھیجا اور ان کے ساتھ
> کتاب اور میزان نازل کی تاکہ لوگ انصاف
> پر قائم ہوں۔"
> (الحدید ۲۵)

5:12

محبت تقسیم کرنے والا دین

اسلام کی ایک بہت خوبصورت خاصیت ہے کہ یہ محبت تقسیم کرنے والا دین ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ ایک عورت نے نبی ﷺ سے پوچھا تھا: "کیا اللہ کا پیار اپنے بندوں کے ساتھ اس پیار سے زیادہ نہیں جو ماں کو اپنے بچے سے ہوتا ہے" آپ ﷺ نے فرمایا یہ بالکل درست ہے۔ حدیث شریف ہے:

> "ارحموا من فی الارض یرحمکم من فی السماء"
> "تم اہل زمین پر رحم کرو، اللہ تم پر رحم کرے گا۔"

مندرجہ ذیل بالا عیاں پہلوؤں سے ثابت ہوتا ہے کہ اسلام کے سوا انسانیت کے پاس دوسرا کوئی راستہ نہیں۔ اسلام کی خصوصیات کو اختیار کر کے دنیا حقیقی طور پر امن اور سلامتی سے رہ سکتی ہے۔ اسلام اللہ تعالیٰ کی طرف سے آخری الہامی دین ہے جو علاقائی نہیں بلکہ عالمگیر ہے۔ مسلمان بیک وقت موسوی، عیسوی اور محمدی ہو سکتا ہے کیونکہ یہی اسلام کی روح عالمگیریت ہے یاد رہے اسلام مذہب نہیں بلکہ دین ہے مذاہب کے پاس یقیناً جملہ سوالات کے جوابات نہیں۔ ہاں اسلام کے پاس جملہ سوالات کے متعلق مستند جوابات ہیں۔